صفر کے مہینے میں شادی کرنا!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

کیا صفر کے مہینے میں شادی شرعاً جائز ہے اور قرآن وحدیث کی رو سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس مہینے میں سختی ہے؟ نیز یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اس مہینے کے پہلے بارہ دن بیمار رہے تو اس لیے شروع کے بارہ دن میں شادی نہیں کرنی چاہیے۔

مستفتی: وجاہت جاوید، کراچی

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

واضح رہے کہ ماہِ صفر الخیر اور اس میں خصوصاً ابتدائی ایام کو منحوس سمجھنا اور اس میں عقدِ نکاح یا اسفار وغیرہ نہ کرنا، یہ اور اس طرح کے دیگر تمام فاسد توہمات اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہیں، درحقیقت زمانہ جاہلیت میں لوگ صفر کے مہینہ کو منحوس سمجھتے تھے اور اسی وجہ سے حضور اکرم ﷺ نے حدیث مبارکہ میں متعدد جگہ ان خیالات وتوہمات کی سخت الفاظ میں تردید فرمائی ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ وقت، دن، مہینہ یا تاریخ منحوس نہیں ہوتی، بلکہ نحوست تو بندوں کے اعمال وافعال پر منحصر ہے، چنانچہ جس وقت کو انسان نے عبادت میں مشغول رکھا وہ وقت اس کے حق میں مبارک ہوتا ہے اور جس وقت کو گناہ کے کاموں میں صرف کیا وہ اس کے لیے (بوجہ معصیت) منحوس ہے، اصل بات یہ ہے کہ عبادات مبارک ہیں اور معصیات منحوس ہیں، وقت اور زمانہ منحوس نہیں بلکہ ہمارے برے اعمال اور غیر اسلامی عقائد منحوس ہوتے ہیں۔

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں صفر کا مہینہ عام مہینوں کی طرح ہے اور جس طرح عام مہینوں میں کوئی نحوست نہیں، اسی طرح پورے صفر کے مہینہ میں بھی کوئی نحوست نہیں ہے۔ بنابریں ماہِ صفر اور اس کے ابتدائی ایام کو منحوس سمجھ کر شادی، منگنی اور سفر وغیرہ سے رُک جانا بے سند، بے دلیل اور گناہ ہے، اس ماہ میں شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے شادی بیاہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

باقی جہاں تک حضور اکرم ﷺ کا صفر کے ابتدائی بارہ دن بیمار رہنے کا واقعہ ہے تو یہ بھی سراسر

غلط اور بے بنیاد ہے۔ مؤرخین نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا آغاز ۲۸ رصفر الخیر کو ہوا تھا، مگر اس لحاظ سے بھی ماہِ صفر منحوس نہیں ہوسکتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ماہِ صفر کے بالکل آخری ایام میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعتِ مبارکہ خراب ہونی شروع ہوئی تھی، مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ماہِ صفر کی وجہ سے طبیعت بگڑی تھی اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ میں بیمار نہ بھی ہوتے تو کسی نہ کسی مہینہ میں بیمار ہوتے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا سبب بنتا۔ ماہِ صفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیمار ہونا اگر صفر کے مہینہ کی نحوست کی دلیل ہوسکتی ہے تو جس مہینہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی وہ بطریق اولیٰ منحوس ہونا چاہیے، تاہم کسی ادنیٰ مسلمان کا بھی یہ عقیدہ نہیں کہ وہ منحوس مہینہ ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ نحوست کسی سال یا دن یا ماہ کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ جہاں کہیں ایمان اور عمل صالح خارج ہوجاتا ہے وہاں یقیناً اُس کو نحوست گھیر لیتی ہے۔

مشکاۃ المصابیح میں ہے:

’’وعن جابرؓ قال: سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: لاعدوی ولاصفر ولاغول۔‘‘ (المیزان، ص:۳۹۲)

ایک اور حدیث میں ہے:

’’عن أبی هريرةؓ قال: قال رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم: قال اللّٰه تعالٰی: يؤذينی ابن آدم يسب الدهر وأنا الدهر، بيدی الأمر، أقلب الليل والنهار‘‘۔ (مشکاۃ، ج:۱،ص:۱۳،قدیمی)

بخاری شریف میں ہے:

’’عن أبی هريرةؓ قال: قال رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم: لاعدوٰی ولاطيرة ولاهامة ولاصفر‘‘۔ (صحیح البخاری، ج:۱،ص:۸۵۷)

مزید تفصیلات کے لیے ’’شمس التواریخ‘‘ ج:۲،ص:۱۰۰۸ اور ’’فتاویٰ رحیمیہ‘‘ ج:۱،ص:۶۸ و ۶۹ ملاحظہ فرمائیں۔ فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
محمد عبدالمجید دین پوری	محمد شفیق عارف	محمد انس انور

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن